احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

پیر 30 جولائی 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 30 جولائی 2012ء 10 رمضان 1433 ہجری 30 وفا 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 177

ایک عظیم مہینہ

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے شعبان کے آخری دن خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو تم پر ایک بہت عظیم مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے- یہ مبارک مہینہ ہے- اس مہینہ میں وہ رات آتی ہے جو ہزار راتوں سے بہتر ہے

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

اخلاق عالیہ صحابہ کرام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ صائم الدھر رہتے تھے یعنی کسی وقفہ کے بغیر مسلسل روزے رکھتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کو خبر ملی تو آپؐ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کرو۔ چونکہ ہر نیکی کی جزاء دس گنا ہے اس لئے تیس روزوں کا اجر ملے گا اور اس طرح تم خدا کی نظر میں مسلسل روزہ دار قرار پاؤ گے۔ حضرت عبداللہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا دو دن کے وقفہ کے بعد ایک روزہ رکھ لیا کرو۔ عرض کیا میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح روزے رکھو یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن ناغہ اور یہ سب سے زیادہ متوازن طریق ہے۔

حضرت عبداللہؓ نے پھر عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں مگر رسول اللہؐ نے اس سے زیادہ اجازت عطا نہ فرمائی۔

حضرت عبداللہؓ ایک لمبے عرصہ تک اسی حکم کے مطابق صوم داؤدی پر عمل پیرا رہے مگر بڑھاپے میں جب جسمانی طاقت بہت کم ہوگئی تو فرماتے تھے کاش میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی رخصت کو قبول کر لیتا۔

(بخاری کتاب الصوم باب صوم الدھر حدیث نمبر 1840 و حق الجسم فی الصوم حدیث نمبر 1839)

حضرت عبداللہ بن حارثؓ رسول اللہ ﷺ سے مل کر گئے ایک سال بعد دوبارہ حاضر خدمت ہوئے تو صورت اس قدر بدل چکی تھی کہ رسول کریم ﷺ انہیں پہچان نہ سکے۔ آپؐ نے فرمایا تمہاری صورت تو بہت اچھی تھی تمہیں کیا ہوا تو انہوں نے کہا جب سے آپ سے مل کر گیا ہوں صرف رات کو کھانا کھاتا ہوں یعنی مسلسل روزے رکھتا ہوں۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا

تم نے اپنے نفس کو کیوں اذیت میں مبتلا کر رکھا ہے رمضان کے روزے رکھو اور ہر ماہ ایک روزہ رکھو۔ انہوں نے کہا مجھ میں زیادہ طاقت ہے کچھ اور بڑھائیں تو آپؐ نے فرمایا دو روزے رکھو۔ پھر ان کے اصرار پر تین روزوں کی اجازت دی۔ انہوں نے مزید اصرار کیا تو فرمایا حرمت والے مہینوں یعنی ذیقعدہ، ذی الحجہ اور محرم میں روزے رکھو۔ اس طرح کہ تین دن روزہ رکھو اور پھر تین دن ناغہ کرو۔ (سنن ابو داؤد کتاب الصوم باب فی صوم اشھر الحرم حدیث نمبر 2073)

حضرت صرمہ بن قیسؓ انصاری روزہ دار تھے۔ باہر سے گھر واپس آئے بیوی سے کھانا مانگا مگر گھر میں کچھ نہ تھا وہ کوئی چیز حاصل کرنے باہر گئیں تو سارے دن کی تھکاوٹ کی وجہ سے حضرت صرمہؓ کی آنکھ لگ گئی اور وہ کچھ نہ کھا سکے اور اگلے دن بھی اسی بھوک کے عالم میں روزہ کے ساتھ کام پر نکل کھڑے ہوئے مگر دوپہر کو بھوک کی شدت سے بیہوش ہوگئے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم حدیث نمبر 1782)

نمایاں کامیابی

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

برادرم مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب گورایہ ایگزیکٹو ڈائریکٹر فارماسیوٹیکل پراجیکٹ شاہنواز کراچی کی بیٹی مکرمہ کنزہ بشریٰ صاحبہ نے کراچی یونیورسٹی کے امتحان میں بی ایس سی فائنل فزکس، میتھ سال 2012ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے 85.3 فیصد نمبر حاصل کرکے اول آنے کا اعزاز حاصل کرتے ہوئے ایک نیا ریکارڈ بھی قائم کیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کیلئے بہت مبارک فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین

ضرورت اساتذہ

ناصر ہائیر سیکنڈری سکول دارالیمن وسطی ربوہ کو کالج/سکول سیکشن میں مندرجہ ذیل مضامین کیلئے خدمت کا شوق رکھنے والے احمدی مرد اساتذہ کی ضرورت ہے۔ مذکورہ اہلیت کے حامل احمدی احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں بنام ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مصدقہ از صدر محلہ/ امیر جماعت مع اپنی اسناد کی نقول مورخہ 9 راگست 2012ء تک سکول میں جمع کروادیں۔ واقفین نو میں سے اگر کوئی اس معیار پر پورا اترتے ہوں تو ان کی درخواست کو ترجیحاً زیر غور لایا جائے گا۔

مضمون	تعلیمی قابلیت
انگریزی	ایم اے
اردو	ایم اے
ریاضی	ایم ایس سی/ بی ایس سی
بیالوجی	ایم ایس سی/ بی ایس سی
فزکس	ایم ایس سی/ بی ایس سی
کیمسٹری	ایم ایس سی/ بی ایس سی
کمپیوٹر	ایم سی ایس/ بی سی ایس
اکاؤنٹنگ	ایم کام/ ایم بی اے
کامرس	ایم کام/ ایم بی اے

(نظارت تعلیم)

مشعل راہ

رمضان اور دعا سے قرب الٰہی ملتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 31/اکتوبر 2003ء میں حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا۔

''اگر میرے بندے میرے وجود سے سوال کریں کہ کیونکر اس کی ہستی ثابت ہے اور کیونکر سمجھا جائے کہ خدا ہے۔ (خدا تعالیٰ کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں) تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں بہت ہی نزدیک ہوں۔ میں اپنے پکارنے والے کو جواب دیتا ہوں اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی آواز سنتا ہوں۔ اور اس سے ہمکلام ہوتا ہوں۔ پس چاہئے کہ اپنے تئیں ایسا بناویں کہ میں ان سے ہمکلام ہوسکوں اور مجھ پر کامل ایمان لاویں تا کہ ان کو میری راہ ملے''۔

(لیکچر لاہور صفحہ 13 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 649)

اب ایک دعا پیش کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو لکھی تھی کہ یہ کریں۔ فرمایا، دعا یہ ہے:

اے رب العالمین! میں تیرے احسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔ تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما، رحم فرما، رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کیونکہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ (آمین)

پھر ایک اور دعا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں کی کہ:

''اے اللہ! تو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے۔ میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے تو خوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر کچھ بھی مخفی نہیں ہے۔ میں ایک بدحال، فقیر اور محتاج ہوں، تیری مدد اور پناہ کا طالب، سہما ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری اور معترف ہوں۔ میں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں، تیرے حضور میں ایک گناہگار ذلیل کی طرح زاری کرتا ہوں۔ ایک اندھے نابینا کی طرح خوفزدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں جس کی گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور جس کے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں۔ جس کا جسم تیرے حضور گرا پڑا ہے اور تیرے لئے اس کا ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ! تو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول فرماتا ہے اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے۔ (میری دعا قبول فرما)۔

(الجامع الصغیر للسیوطیؒ۔ جز اول صفحہ 56 مطبوعہ المکتبۃ اسلامیۃ لائلپور۔ المعجم الکبیر للطبرانی جلد 11 صفحہ 174 مطبوعہ بیروت)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان میں اپنے پیاروں کی طرح دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔...........

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا حقیقی عبادت گزار بندہ بنائے۔ اس کی طرف جھکنے والے ہوں، اس سے مدد طلب کرنے والے ہوں، اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے، فضل فرمائے اور ہمیں ہماری زندگیوں میں احمدیت (۔) کی فتوحات کی اور دنیا پر غالب آنے کے نظارے دکھائے۔ اے اللہ! اس رمضان کی برکات سے ہمیں بے انتہاء حصہ دے۔ ہر شر سے ہمیں محفوظ رکھ اور اپنے رحمت اور فضل کی چادر میں ہمیں ہمیشہ لپیٹے رکھ۔

(روزنامہ الفضل 19/ اکتوبر 2004ء)

جنتِ رضوان

شاید یہ مری عمر کا ہو آخری رمضان
شاید نہ ملے پھر مجھے اس ماہ کا فیضان

شاید کہ ہو توبہ کی یہی آخری مہلت
اک ہلکے اشارے سے بندھا رہتا ہے انسان

چمٹی ہوں میں اس در سے جو ہے رحمتوں والا
رو رو کے ہے فریاد کہ بخشش کے ہوں سامان

مولا تو مجھے حشر میں شرمندہ نہ کرنا
اس بندۂ عاصی پہ بہت ہو گا یہ احسان

سنتے ہیں کہ رمضان میں ملتی ہیں مرادیں
از راہِ کرم بخش مجھے جنتِ رضوان

وعدہ ہے ترا روزوں کی تو آپ جزا ہے
میں تجھ سے تجھے مانگتی ہوں اے مرے رحمان

مالک تو مجھے راضیہ مرضیّہ اٹھانا
کھل جائے مرے واسطے جو باب ہے غفران

مولا تری درگاہ میں اک یہ بھی دعا ہے
نسلوں میں رہیں جاری یہ انعام یہ احسان

امۃ الباری ناصر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

16

جلسہ خواتین سے خطاب۔ پردہ، اطاعت، خلافت سے تعلق اور دعوت الی اللہ کے لئے نصائح

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

7 جولائی 2012ء

حصہ دوم: بقیہ خطاب مستورات

بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں ہے، اس کی کوئی حد نہیں ہے اور اس نے ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے، بڑی وسیع تر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے، وہ مالک ہے، گناہگار سے گناہگار کو بھی بخش سکتا ہے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے ہمیشہ کہ وہ بے نیاز بھی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش انتہائی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد ہی یہ تھا کہ بھٹکے ہوئے کو سیدھا راستہ دکھانا اور سیدھا راستہ دکھا کر خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کروانا۔ اگر دنیا کی چکا چوند اور رسوم ...... کی تعلیم سے دور کرنے والی روایات، ہوا و ہوس ہمیں اس مقصد کے حصول میں کامیاب نہ ہونے دے بلکہ اس سے دور کرتی چلی جائیں تو یہ اپنے عہدوں کو توڑنے والی بات ہے، اپنے عہدوں کو پورا نہ کرنے والی بات ہے۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے، ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے، رسموں کے پیچھے چلنے سے بچنے اور ہوا و ہوس سے باز رہنے کے لئے جو معیار حضرت مسیح موعود نے مقرر فرمایا ہے وہ قرآن کے حکموں کی پیروی اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات کی پیروی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پیروی اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات کی پیروی ہے اور اس حد تک پیروی ہے کہ ہر عمل اس کے تابع کرنے اور اس کے مطابق کرنے کی کوشش کی جائے۔ خواہشات کی پیروی کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ومن اضل ممن اتبع ......

اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو نظر انداز کر کے اپنی خواہشات کے پیچھے چلتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اپنی خواہشات کی پیروی کرنے والے ہیں، جو اپنی خواہشات کی پیروی کر کے گمراہی کی انتہا تک پہنچنے والے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ گمراہی کی انتہا تک پہنچ گئے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ گمراہوں میں شمار کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں آپ کو یہاں یہ یاددہانی بھی کروانا چاہتا ہوں کہ پردہ...... حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ جو انگریزی دان بچیاں اور عورتیں ہیں یہاں اگر ان کو اردو میں وضاحت نہیں ہوتی تو گزشتہ ہفتے ہی میں نے لجنہ اماء اللہ امریکہ کو یا امریکہ کے جلسہ میں خواتین کے حصہ میں انگریزی میں مخاطب کر کے جو پیغام دیا ہے، اسے سن لیں۔ آجکل تو انٹرنیٹ ہر انگریزی دان کے پاس موجود ہے۔ بلکہ ایم ٹی اے کی سہولتیں تو اب ہر جگہ مہیا ہوگئی ہیں، فون پر بھی آپ سن سکتے ہیں۔ اس لئے عذر نہیں ہونا چاہئے کہ مشکل ہے، سنا نہیں گیا وقت نہیں تھا، کسی وقت بھی آپ سن سکتی ہیں اور لجنہ کینیڈا کی جو انتظامیہ ہے ان کو بھی میں کہتا ہوں کہ اسے لکھوا کر ٹرانسکرائب کروا کر اور پھر انگریزی پڑھنے والی ممبرات تک پہنچائیں تو بہرحال میں کہہ یہ رہا تھا کہ پردہ ایک ایسا ...... حکم ہے جس کی وضاحت قرآن کریم میں موجود ہے۔ اس لئے یہاں کے ماحول کے زیر اثر اپنے حجاب اور کوٹ نہ اتار دیں۔ میں نے دیکھا ہے بعض خواتین صرف پتلا ڈوپٹہ لے کر سڑکوں پر آجاتی ہیں یہ پردے کی تعلیم کے مطابق نہیں ہے۔ بعضوں کے بازو ننگے ہوتے ہیں، اکثر کے کوٹ جو ہیں گھٹنوں سے اوپر ہوتے ہیں فیشن کی طرف رجحان زیادہ ہے اور پردے کی طرف کم۔ پردہ کریں تو اس سوچ کے ساتھ کریں کہ حیاء ایمان کا حصہ ہے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حیاء ...... کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت ہے۔ عورت کی حیاء اس کا وقار، اس کا تقدس، اس کا رکھ رکھاؤ ہے، اس چیز کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے، میں نے دیکھا ہے اس وقت بھی ہال میں بہت ساری خواتین داخل ہوئی ہیں جن کے سر ننگے تھے۔ جلسے کے لئے آرہی ہیں جلسے کے ماحول کے لئے آرہی ہیں، جلسہ سننے کے لئے آرہی ہیں۔ ذہنوں میں یہ رکھ کر آرہی ہیں کہ ایک پاکیزہ ماحول میں ہم جا رہی ہیں اور وہاں بھی بال کھلے ہیں اور بالوں کو محفوظ رکھنے کے لئے ایک طریقہ ہے کہ سر پر دوپٹہ نہ لیا جائے، چادر نہ لی جائے اور ننگے سر ہیں۔ اگر یہ ننگے سر رکھنے ہیں تو پھر جلسے پر آنے کا مقصد کیا ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ گھر بیٹھی رہیں اور جو اپنے گرد دوسری اکثریت جوان عورتوں کی ہے جن کے سر ڈھکے ہوئے ہیں ان کو بھی بے حجاب نہ کریں۔

پس اس طرف ضرور توجہ دیں کہ اپنی حیاء کی آپ نے حفاظت کرنی ہے۔ حیاء ہی ایک عورت کا زیور اور سنگھار ہے۔ آپ کے میک اپ سے زیادہ آپ کی حیاء آپ کا زیور ہے، آپ کا سنگھار ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ اگر ہم پردے میں رہیں گی تو اس معاشرے میں ہم گھل مل نہیں سکتے۔ یہ بالکل غلط چیز ہے، بہت ساری ایسی ہیں بلکہ اچھے پروفیشن میں ہیں جن کو میں جانتا ہوں کہ وہ اپنے کاموں کے دوران بھی لمبے کوٹ پہن کے اور حجاب پہن کے جاتی ہیں۔ کم از کم کوٹ کے ساتھ حجاب کے ذریعے اپنا سر، اپنے سر کے بال اور ٹھوڑی ڈھانکنا ضروری ہے۔ بشرطیکہ میک اپ نہ ہو اور اگر میک اپ کے ساتھ باہر نکلنا چاہتی ہیں تو پھر منہ ڈھانکا ہونا چاہئے۔ اسی طرح بلاوجہ غیر ضروری مردوں کے ساتھ میل جول، باتیں کرنا یہ بھی ...... نے منع کیا ہے، اگر ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف ابھی توجہ نہ رہی تو پھر یہ بڑھتی چلی جائیں گی اور پھر وہی معاشرہ قائم ہو جائے گا جو اس وقت بے حیائی کا معاشرہ مغرب میں قائم ہے۔ پس قرآن کریم کے کسی بھی حکم کو کم نظر سے نہ دیکھیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ پرانے وقتوں کا حکم ہے یا صرف پاکستان اور ایشیا کے ممالک کے لئے حکم ہے، یہ...... حکم ہے اور ہر زمانے کے لئے ہے، ہر ملک کے لئے ہے، ہر ملک کی احمدی......عورت کے لئے ہے۔ میں بار بار مختلف جگہوں پر اس کی طرف توجہ اس لئے دلاتا ہوں کہ یہ کمزوری بڑھتی جا رہی ہے اور اگر یہی حال رہا تو پھر آئندہ جو ہماری نسلیں ہیں، ان کی حیا کی ضمانت نہیں دی جاسکتی، وہ پھر اسی طرح کھلے بال اور جین بلاؤز پہن کے، منی سکرٹیں پہن کر باہر جائیں گی اور پھر وہ احمدی نہیں کہلا سکتیں۔ پھر وہ احمدیت سے بھی باہر جائیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس بات کا احساس کریں اور بے حجابیوں میں اور ہوا و ہوس میں ڈوبنے سے بچیں ورنہ آئندہ نسلوں کی حیا کے تقدس کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی رضا اور خیر چاہتی ہیں تو حیا کی بہت حفاظت کریں۔ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ حیا سب کی سب خیر ہے۔

پس اپنے ہر عمل میں خیر تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کہ اس نے اس زمانے میں آپ کو زمانے کے امام کے ساتھ جوڑا ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے راستے ہمیں کھول کر بتائے ہیں۔ اپنی ہر حرکت، قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اس کا خوف ہر ذاتی خواہش پر حاوی کریں۔ اگر یہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے انعامات کے بھی وارث ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر کے مزید راستے آپ کے کھلیں گے اور کھلتے چلے جائیں گے۔ جب آپ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے ہر عمل کو ڈھالیں گی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت دوڑ کر آپ کو گلے لگائے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنی طرف ایک قدم چل کر آنے والے کی طرف دو قدم بڑھتا ہے اور چل کر آنے والے کی طرف دوڑ کر آتا ہے بلکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی طرف آنے والے شخص کی طرف دیکھ کر اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جو ایک ماں کو اپنا گمشدہ بچہ ملنے کی خوشی ہوتی ہے۔ پس کتنی بدقسمتی ہوگی ہماری، اگر ہم ایسے پیار کرنے والے خدا کو بھول جائیں۔ اس کی باتوں پر کان نہ دھریں، دنیا کی خواہشات کے پیچھے پڑے رہیں یا دنیا کے خوف سے کہ لوگ ہمیں کیا کہیں گے کہ اس کا لباس کیسا ہے؟ یا اس کا لباس ہمارے مطابق نہیں ہے یا اتنی بیک ورڈ ہے کہ پردہ کرتی ہے، حجاب لیا ہوا ہے، بڑی جاہل ہے لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی یا ایسے پرانے زمانے کی دقیانوسی ہے کہ فلاں فلاں فلم بھی اس نے نہیں دیکھی۔

پس دنیا کو جو دنیا چاہتی ہے کرنے دیں اور کہنے دیں، آپ اپنے پیار کرنے والے خدا کی تلاش کریں اور جو خالص ہو کر اس کی تلاش کرتا اور اس کی طرف جھکتا ہے پھر وہ ایسے شخص کو جنت کے انعامات سے نوازتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

واما من خاف مقام ......اور وہ جس نے اپنے رب کی شان سے خوف کیا اور اپنے نفس کو گری ہوئی خواہشات سے روکا، یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے۔ پس یہ ہے ہمارا خدا جو اپنے بندے کو اس قدر نوازتا ہے کہ جنت واجب کر دیتا ہے اور پھر یہی نہیں کہ مرنے کے بعد ہی جنت ہوگی بلکہ دوسری جگہ فرمایا کہ ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور جو شخص اپنے رب کی شان سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں بھی مقرر ہیں، دنیاوی بھی، اس دنیا میں بھی اور اخروی بھی۔ پس کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس دنیا کی دلچسپیاں، فیشن، خواہشات کا پورا کرنا ہی اصل زندگی ہے۔ نہیں یہ اصل زندگی نہیں ہے، نہ ہی یہ باتیں اطمینان قلب کا باعث بنتی ہیں۔ کئی لوگ دیکھنے کو ملتے ہیں جو ان دنیاوی باتوں کی تلاش میں اپنی زندگیاں گنوا چکے ہیں، ضائع کر چکے ہیں لیکن ان کو سکون دل حاصل نہیں ہوا لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے سے ڈرتے

ہیں، میرے حکموں پر عمل کرتے ہیں، برائیوں اور بدخواہشات کو چھوڑتے ہیں، نیکیاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ نہ صرف اخروی زندگی میں جنت پائیں گے بلکہ اس دنیا میں بھی ان کے لئے سکون دل کے سامان مقرر ہوں گے۔ ان کی زندگی اس دنیا میں بھی جنت بن جائے گی۔ ان کے گھروں میں سکون ہوگا۔ ان کے بچے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائیں گے اور بچوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک بننا ایک ماں کی سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے۔ اگر مائیں خود غرض نہ ہوں تو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

جو شخص خداتعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا، اس کے لئے دو بہشت ہیں دو جنتیں ہیں یعنی ایک بہشت تو اس دنیا میں مل جاتا ہے کیونکہ خداتعالیٰ کا خوف اس کو برائیوں سے روکتا ہے اور بدیوں کی طرف دوڑنا دل میں ایک اضطراب اور قلق پیدا کرتا ہے جو بجائے خود ایک خطرناک جہنم ہے، لیکن جو شخص خدا کا خوف کھاتا ہے تو وہ بدیوں سے پرہیز کر کے اس عذاب اور درد سے تادم نقد بچ جاتا ہے (یعنی فوری طور پر بچ جاتا ہے) جو شہوات اور جذبات نفسانی کی غلامی اور اسیری سے پیدا ہوتا ہے اور وہ وفاداری اور خدا کی طرف جھکنے میں ترقی کرتا ہے جس سے ایک لذت اور سرور اسے دیا جاتا ہے اور یوں بہشتی زندگی اس دنیا سے اس کے لئے شروع ہو جاتی ہے اور اس طرح پر اس کے خلاف کرنے سے جہنمی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ نیکیاں کرو گے تو بہشتی زندگی ہے، نہیں کرو گے تو جہنمی زندگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس کتنے خوش قسمت ہیں وہ جو ہوا و ہوس کو چھوڑ دیں اور خداتعالیٰ کے مقام کی پہچان کر کے اپنی زندگیوں کو اس دنیا میں ہی جنت بنالیں۔ یقیناً ہم میں سے ہر ایک یہ چاہے گا کہ وہ دنیا و آخرت دونوں کی جنت کا وارث بنے۔ جب یہ خواہش ہے تو پھر دنیاوی خواہشات، رسوم اور بدعات کو چھوڑ کر ہی یہ مقام مل سکتا ہے۔ اس کے لئے ایک مجاہدہ اور کوشش کی ضرورت ہے جو ہر احمدی کو کرنی چاہئے۔ اطاعت کے کامل نمونے دکھانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکموں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر باوجود خواہش کے آپ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل نہیں کر سکتے اور کوئی شخص بھی نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں مزید فرماتے ہیں کہ:

جب تک انسان سچا مجاہدہ اور محنت نہیں کرتا وہ معرفت کا خزانہ جو...... میں رکھا ہوا ہے اور جس کو حاصل ہونے پر گناہ آلود زندگی پر موت وارد ہوتی ہے۔ انسان خداتعالیٰ کو دیکھتا ہے اور اس کی آوازیں سنتا ہے اسے نہیں مل سکتا۔ فرمایا یہ تو سہل بات ہے کہ ایک شخص متکبرانہ طور پر کہے کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہوں اور باوجود اس دعویٰ کے اس ایمان کے آثار اور ثمرات کچھ بھی پیدا نہ ہوں، اگر ایمان ہیں تو اس کے آثار نظر آنے چاہئیں۔ پاک تبدیلیاں نظر آنی چاہئیں، اللہ تعالیٰ سے تعلق نظر آنا چاہئے۔ فرمایا پھر ثمرات کچھ بھی پیدا نہ ہوں یہ نری لاف زنی ہے۔ صرف منہ کی باتیں ہیں، صرف بڑھ بڑھ کر بولنا ہی ایمان نہیں ہے۔ فرمایا ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ بھی ان کی پرواہ نہیں کرتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر ایمان کا دعویٰ ہے، حضرت مسیح موعود سے حقیقت میں عہد بیعت باندھا ہے تو ہماری حالتوں میں ایک پاک تبدیلی نظر آنی چاہئے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے جب احکامات بتائے جائیں تو ان کو سن کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے، نہ کہ اندھوں اور بہروں کی طرح سنا اور چلے گئے اٹھ گئے، دیکھا اور چلے گئے۔ اطاعت کا وہ مقام اختیار کیا جائے جہاں مکمل طور پر اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے تابع کر دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے بلکہ آپ نے یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر اطاعت اعلیٰ درجہ کی ہو تو پھر مجاہدات کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ اطاعت ہی انسان کو اس مقام تک لے جاتی ہے جہاں بہت سے مجاہدات لے کر جاتے ہیں۔ جب عہد بیعت باندھا ہے اور حضرت مسیح موعود کے بعد خلافت سے بھی اطاعت کا عہد کیا ہے تو پھر خلیفہ وقت کی باتیں سن کر ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے نہ کہ بہروں کی طرح بات سنی اور چلے گئے جس طرح سنی نہ ہو اور یہی سچی اطاعت ہے جو ہر احمدی کے لئے کرنی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ سچی اطاعت بہت مشکل کام ہے، کیونکہ اپنے نفس کی تمام خواہشات کو ذبح کرنا پڑتا ہے۔ پس اگر آپ نے سچی بیعت کی ہے تو اپنی تمام خواہشات کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کے تابع کریں اور خلافت سے وفا اور اطاعت بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں میں سے ایک حکم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جب بھی خلیفہ وقت کسی امر کی طرف توجہ دلائے تو اس کی پابندی کرنے کی کوشش کریں۔ جب یہ حالت ہوگی تو نہ صرف ذاتی فائدے آپ حاصل کرنے والی ہوں گی بلکہ جماعتی ترقی میں بھی آپ حصے دار بن جائیں گی۔ بعض اور امور کی طرف بھی توجہ دلا دیتا ہوں، دو مزید باتیں ہیں ہر احمدی ...... کے لئے جن کا حکم قرآن کریم میں بھی ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ اپنی اولاد کی تربیت کی طرف اس ماحول میں بہت زیادہ توجہ دیں۔ صرف یہ نہ سمجھیں کہ جماعتی نظام یا ذیلی تنظیمیں جو ہیں اس بات کی ذمہ دار ہیں۔ سب سے زیادہ آپ ذمہ دار ہیں۔ جماعت کی اور قوم کی امانت آپ کے سپرد کی گئی ہے اور اس امانت کا حق اس کی نیک تربیت اور نگرانی کر کے ہی ادا ہو سکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تمہارے سپرد ذمہ داریاں کی گئی ہیں۔ تم میں سے ہر ایک اپنی نگرانی کے دائرے کے بارے میں اور اس ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس عورت کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے گھر کی نگرانی کرے، بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دے۔ یہ نہیں کہ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے، پیسے کمانے کے لئے سارا دن گھر سے باہر رہے اور جب بچے شام کو سکول سے گھر واپس آئیں تو انہیں پوچھنے والا کوئی نہ ہو۔ گھر میں جب ان کو ماں کی توجہ کی ضرورت ہو تو مائیں یا گھر میں نہ ہوں یا اپنے کام سے تھکی ہوئی آئیں اور بچوں پر توجہ نہ دیں تو ایک طرف تو یہ بچوں کی صحیح نگرانی نہ کرنا ہے، ان کی تربیت کا خیال نہ رکھنا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق کہ مفلسی کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں انہیں بھی رزق دیتا ہوں، پھر آگے فرمایا اور تمہیں بھی رزق دیتا ہوں۔ اب مفلسی تو ایک طرف رہی، یہ تو بہت دور کی بات ہے، بعض عورتیں صرف اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے نوکری کرتی ہیں کہ ہمارے خاوند ہماری جو ضرورتیں ہیں جو خرچے ہیں وہ پورے نہیں کرتے۔ اگر تو خاوند جائز ضرورتیں پوری نہیں کرتے تو خاوند گناہگار ہیں وہ بہرحال اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئیں گے اور اگر ناجائز ضرورتیں ہیں تو ایسی عورتوں کو ان کا مطالبہ نہیں کرنا چاہئے اور پھر زائد پیسے کمانے کی خواہش نہیں کرنی چاہئے۔ بعض عورتیں صرف اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے نوکری کرتی ہیں اور پھر بچوں پر توجہ نہیں دیتیں۔ بعض گھروں کے بچے اس لئے بگڑے کہ ماؤں کی توجہ نہیں تھی، جس کا احساس پھر بعد میں ان کو ہوتا ہے۔ بعض عورتوں کی مجبوری ہے، ان کو کام کرنا پڑتا ہے وہ بالکل اور چیز ہے لیکن صرف زیادہ پیسہ کمانے کی لالچ میں عورتیں بھی کام کرتی ہیں اور مرد بھی، انہیں مجبور کرتے ہیں، اس قسم کے مرد بھی غلطی خوردہ ہیں۔ گھر کا نظام چلانا، گھر کے اخراجات پورے کرنا بیوی کے بھی اخراجات پورے کرنا اور بچوں کے بھی اخراجات پورے کرنا یہ مردوں کا کام ہے، وہ اگر نگرانی کا حق ادا نہیں کر رہے تو وہ بھی پوچھے جائیں گے، وہ اس سے خالی نہیں، لیکن اگر عورتیں صرف مفلسی کے نام نہاد خوف اور خواہشات کی تکمیل کے لئے گھروں سے باہر رہ رہی ہیں اور بچوں کا حق ادا نہیں کر رہیں تو وہ اپنے بچوں کو قتل کر رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح جب بچے جوان ہوتے ہیں گو گھر سے باہر وہ رہتے ہیں لیکن گھر میں آتے ہیں تب بھی ان کی حرکات و سکنات کو دیکھنا ماؤں کا کام ہے اور پھر وہ باپوں کو بھی بتائیں، کیونکہ اکثر باپ جو ہیں وہ تو کام کی وجہ سے گھروں سے باہر رہتے ہیں۔ جن ماؤں کو مجبوری سے کام کرنا پڑے، انہیں بھی اس طرح کام کرنا چاہئے کہ بچوں کے سکول آنے سے پہلے گھر میں ہوں اور پھر بچوں کو بھی وقت دیں۔ اسی طرح بچوں کی دینی تربیت کی طرف بھی توجہ دیں۔ یہ دیکھیں کہ بچے نمازیں پڑھ رہے ہیں کہ نہیں، یہ دیکھیں کہ بچے قرآن کریم پڑھ رہے ہیں کہ نہیں؟ اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب ماں اور باپ دونوں نمازوں اور قرآن کریم پڑھنے میں باقاعدہ نہیں ہوں گے۔ آپ کی نصیحت کا اثر اسی وقت ہوگا جب آپ کے عمل اس کے مطابق ہوں گے۔ اگر آپ کے عمل اس کے مطابق نہیں تو آپ لاکھ نصیحتیں کرتی چلی جائیں، اس کا کوئی رتی بھر بھی اثر نہیں ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر جماعت سے خلافت سے اس طرح بچوں کو منسلک کریں کہ ان کے نزدیک سب سے زیادہ اہم چیز خلافت سے وابستگی ہو جائے اور جب یہ ہوگا تو آپ یقین رکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی آئندہ نسلوں کی دین پر قائم رہنے کی اور دنیا میں ڈوب کر تباہ و برباد ہونے سے بچنے کی ضمانت آپ کو مل جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اس ضمن میں دوسری ایک اہم بات جو آج میں عورتوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں، (دعوت الی اللہ) کی طرف توجہ دینے کی ہے۔ (اشاعت) دین کا کام بھی عورتوں کو کرنا چاہئے۔ یہ نہ سمجھیں کہ صرف مردوں کا کام ہے، اس کے لئے پہلے اپنا دینی علم بڑھائیں۔ اگر آپ کا اپنا علم نہیں ہوگا تو دوسروں کو کیا دیں گی۔ قرآن کریم سے سیکھیں جماعت کا لٹریچر پڑھیں۔ لجنہ کی چند ایک ممبرات کی (دعوت الی اللہ) سے یا بڑی جماعتوں میں سو دوسو لجنات کی ممبرات سے (دعوت الی اللہ) کے کام نہیں انجام دیئے جائیں گے۔ ہر ممبر کو اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا ہر ایک کو اپنا علم بڑھانے کی ضرورت ہے۔ یہاں رہنے والی تمام احمدی خواتین کو کسی نہ کسی رنگ میں اپنے آپ کو (دعوتی) سرگرمیوں

میں شامل کرنا چاہئے۔ چاہے وہ لٹریچر کی تقسیم ہے، لیف لٹنگ ہے، ذاتی رابطے ہیں، عورتوں سے لڑکیوں سے رابطے کریں، مردوں سے نہیں، ان تک پیغام پہنچائیں اور عورتوں کے ذریعے سے بعض دفعہ بعض گھر ایسے ہیں میں جانتا ہوں، کئی عورتیں نئی احمدی ہوئی ہیں انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ اپنی سہیلیوں کی وجہ سے ان کو احمدیت کا پتا لگا اور انہوں نے احمدیت قبول کی، گھروں میں ان کے خاوندوں نے یا ان کے والدین نے مخالفت کی لیکن وہ بڑی ثابت قدمی سے قائم رہیں اور آہستہ آہستہ اپنے خاندان والوں کو بھی جماعت میں شامل کرلیا۔ آپ لوگ واقعات پڑھتی ہیں، تقریریں سنتی ہیں کہ عورتوں نے یہ کام کیا، اسلام کی قرون اولیٰ میں یہ کام کیا یا اس زمانے میں عورتوں نے فلاں کام کیا لیکن یہ باتیں صرف دلچسپی لینے کے لئے نہیں ہیں بلکہ آپ کو اس بات کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہیں کہ آپ میں سے بھی ہر عورت کو یہ کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ واقعات میں آتا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مدینے سے جو قافلہ آیا تھا، وفد حاضر ہوا تھا یہ کہنے کے لئے کہ آپ مدینہ ہجرت کر جائیں تو اس میں ایک عورت بھی شامل تھی اور اس نے بڑی شدت سے اس بات پر زور دیا اور بعد میں جو اسلام کی جنگیں ہوئیں یا جب بھی ضرورت پڑی وہ عورت اپنی خدمات ہمیشہ پیش کرتی رہی اپنے بچے اس نے اسلام کے جہاد کے لئے پیش کئے اور ان کو قربان کیا۔ تو عورتیں بہت بڑے بڑے کام کرتی رہی ہیں اور اب بھی کرتی ہیں لیکن ان کے قصے سن کر ہمیں صرف اسی بات پر اکتفا نہیں کرلینا چاہئے بلکہ خود بھی اس سوچ کے ساتھ اپنے منصوبے اور پروگرام بنانے چاہئیں کہ ہمارا بھی کام ہے کہ ہم جو ادھر ادھر وقت ضائع کرتی ہیں، اپنے وقت کو اس طرح سنبھالیں، اس طرح ترتیب دیں کہ ہمارے وقت میں سے کچھ نہ کچھ ہفتے میں کوئی نہ کوئی وقت (دعوت الی اللہ) کے لئے ضرور نکلے اور ذاتی رابطے کریں، دوستیاں کریں۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا عورتوں کا یہی کام ہے کہ عورتوں میں (دعوت الی اللہ) کریں۔ اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک حقیقی اور سچی روح کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والی بن جائیں۔ ایک احمدی عورت کا تقدس اور وقار آپ کی ہر خواہش پر حاوی ہو جائے، آپ کی گود سے احمدیت کے وہ فدائی نکلیں جو ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں اور دنیا میں ایک انقلاب لانے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ایک بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد بچیوں اور لجنہ کے مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے بچوں والے ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں مائیں اپنے چھوٹی عمر کے بچوں کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سن رہی تھیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ سے واپس بیت الاسلام کے لئے روانہ ہوئے اور تین بجے یہاں تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور کی رہائش گاہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش گاہ سرائے محبت کے ایک طرف ایک گیسٹ ہاؤس ہے جس کا نام بیت الاحسان ہے اور دوسری طرف بھی ایک گیسٹ ہاؤس ہے۔ جس کا نام ابھی نہیں رکھا گیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا اس کا نام بیت العافیت رکھ لیں۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا نو بجے بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

وقت کی اہمیت۔ دینی و دنیاوی نکتہ نگاہ سے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

”یا (کیا ممکن ہے کہ) ہمیں پھر دنیا میں لوٹا دیا جائے تو ہم جو کچھ (برے) عمل کرتے تھے ان کی جگہ دوسرے (نیک) عمل کرنے لگ جائیں۔“ (الاعراف 54)

وقت ضائع کرنا ایک ناقابل تلافی نقصان ہے جو وقت گزر جاتا ہے وہ کبھی واپس نہیں آتا چنانچہ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

زندہ افراد اور قومیں اپنے وقت کا ایک ایک لمحہ کام میں لگاتی ہیں اور ان کے وقت کی قدر کرنے کی وجہ سے وہ کامیاب ہوتی ہیں اگر انسان وقت ضائع کر بیٹھے تو پھر اس ضائع شدہ وقت کا حصول ناممکن ہے چنانچہ ایک سبق آموز محاورہ ہے۔ "Time and tide wait for none" ”یعنی وقت اور جوار بھاٹا کسی کا انتظار نہیں کیا کرتے۔“

وقت کی قدر و قیمت سمجھنے اور پھر وقت کے ضیاع سے بچنے کا درس ہمیں دامن مسیح پاک اور دامن خلافت سے ملا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب ہو کر فرمایا۔

یعنی تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ (تذکرہ صفحہ 401)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

”عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائیدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی۔ اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اُٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں......... تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کے لئے تیار رہے۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 68)

حضرت مسیح موعودؑ مزید فرماتے ہیں:۔

”یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب تر کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے ہو۔“

(الفضل 18 دسمبر 1995ء)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اپنے معمولات دن بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”میرا تو یہ حال ہے کہ پاخانہ اور پیشاب پر بھی مجھے افسوس آتا ہے کہ اتنا وقت ضائع ہو جاتا ہے، یہ بھی کسی دینی کام میں لگ جائے۔ کوئی مشغول اور تصرف جو دینی کاموں میں حارج ہو اور وقت کا کوئی حصہ لے، مجھے سخت ناگوار ہے۔ جب کوئی دینی ضروری کام آپڑے تو میں اپنے اوپر کھانا، پینا اور سونا حرام کرلیتا ہوں جب تک وہ کام نہ ہو جائے۔ ہم دین کے لئے ہیں اور دین کی خاطر زندگی بسر کرتے ہیں۔ بس دین کی راہ میں ہمیں کوئی روک نہ ہونی چاہئے۔“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 310)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:۔

”وہ کیا بدقسمت انسان ہے جو اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے۔“

(خطبات نور صفحہ 147)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ مزید فرماتے ہیں:۔

”اوقات ضائع نہ کرو۔ علوم دین میں واقفیت پیدا کرکے اس پر عمل کرو۔“

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 327)

حضرت مصلح موعودؓ احمدی نوجوانوں کو اپنی عمر سے فائدہ اٹھانے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اپنی اس عمر کو اک نعمت عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو

آپ فرماتے ہیں:۔

”وقت نہایت قیمتی چیز ہے جو وقت کو استعمال کرے گا وہی جیتے گا اور جو ضائع کرے گا وہ ہار جائے گا۔“

(الفضل 23 فروری 1952ء)

مزید فرمایا:۔

”بیہودہ وقت ضائع کرنا روحانیت کو مارنے والی چیز ہے اور جو انسان اپنی اولاد کو اس طرح تباہ کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو ضائع کرنے والا ہے اور یقیناً خدا تعالیٰ کا دشمن ہے............ ایسا نکما آدمی دنیا میں ایک تو بتاؤ جو خدا کا محبوب بن گیا ہو۔ بلکہ ایک ایسا انسان تو محبّ بھی نہیں بن سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ سے محبت بھی اسے نصیب ہو سکتی ہے جو وقت کی قدر جانتا ہو۔“

(خطبات محمود جلد 13 صفحہ 334.333)

پھر فرمایا۔

”یہ زمانہ ٹھہرنے کا نہیں بلکہ دوڑنے اور کام کرنے کا ہے۔“ (خطبہ جمعہ 4/ اگست 1944ء)

مزید فرمایا۔

”اگر ایک منٹ تمہارا ضائع ہو جائے تو سمجھو کہ موت آگئی۔“ (مشعل راہ جلد 1 صفحہ 501)

ایک جگہ آپ نے فرمایا۔

”ایسے مصائب اور دکھوں کے زمانہ میں سونا موت سے کس طرح کم نہیں۔“

(مشعل راہ جلد 1 صفحہ 472)

حضرت مصلح موعود اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے میرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بد نام نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:۔

”زندگی وقت کے ایک بامقصد مصرف کا نام ہے۔“ (مشعل راہ جلد 3 صفحہ 38)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:۔

”میرا جائزہ اور تجربہ یہ ہے کہ جب مصروف آدمی کے سپرد کام کئے جائیں تو وہ ہو جاتے ہیں۔ فارغ وقت والے آدمی کے سپرد کام کئے جائیں تو وہ

نہیں ہوتے۔ کیونکہ فارغ وقت والا ہوتا ہی وہی ہوتا ہے جس کو اپنے وقت کی قیمت معلوم نہیں ہوتی اور وقت ضائع کرنا اس کی عادت بن چکا ہوتا ہے۔ اس لئے اگر فارغ وقت آدمی کو پکڑنا ہے تو رفتہ رفتہ اسے مصروف رہنا سکھانا ہوگا اور اس کے لئے بعض دفعہ اس کے مطلب کی چیز اس کے سپرد کی جائے تو رفتہ رفتہ اس کام کی عادت پڑ جاتی ہے۔''

(الفضل 26/اپریل 1992ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع مزید فرماتے ہیں:۔

''ہمیں چاہئے کہ چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی ضائع نہ ہو۔'' (مشعل راہ جلد 3 صفحہ 465)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

''اب سونے کا ٹائم ختم ہو چکا ہے اب تیز دوڑنے کا وقت ہے۔''

وقت کی اہمیت پر چند سبق آموز مقولے

❁ تمام انسانوں کو ہر روز بلا تفریق وقت کی ایک جتنی مقدار بطور تحفہ دی جاتی ہے۔

❁ وقت کی جو مقدار آج آپ کو ملی ہے قطع نظر اس کے کہ آپ اس کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں۔ اگلے روز دوبارہ آپ کے اکاؤنٹ میں وقت کا اتنا ہی سرمایہ جمع کر دیا جاتا ہے۔ آپ کو یہ سرمایا ہر حال میں 60 سیکنڈ فی منٹ کے حساب سے خرچ کرنا ہوتا ہے۔

❁ جس طرح وقت سدا نہیں رہتا اسی طرح وقت کے بارے ہمارے تصورات بھی یکساں نہیں رہتے۔

❁ وقت کو کچھ لوگ ''استعمال'' کرتے ہیں۔ کچھ ''خرچ'' کرتے اور کئی لوگ اسے صرف ''گزارتے'' ہیں۔

❁ وقت کی کمی کا بہانہ دنیا میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والے بہانوں میں سے ایک ہے۔

❁ دن میں ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب آپ کا جسم اور دماغ کام کرنے کی پوزیشن میں ہوتے ہیں وہ انسان کا "پرائم ٹائم" ہوتا ہے۔ جو ہر انسان کا مختلف ہوسکتا ہے۔ اس دن کے اہم ترین کاموں کو سرانجام دیں۔

❁ ''ہارڈ ورک'' کی بجائے ''سمارٹ ورک'' کا راستہ منتخب کریں یعنی مسلسل کئی گھنٹے کام کرنے کی بجائے تھوڑے وقت میں زیادہ کام۔

❁ پیسے کی نسبت وقت زیادہ قیمتی سرمایہ ہے لیکن لوگوں کو اس کا احساس اس لئے نہیں کہ شاید اسے کمانے میں کوئی اضافی محنت نہیں کرنی پڑتی۔

❁ دفتر کے وقت کو بچاتے بچاتے اگر آپ اپنی زندگی کو نظر انداز کر جاتے ہیں تو ایک درجے پر کامیابی آپ کو باقی چیزوں میں بری طرح ناکام ثابت کر دے گی۔

❁ جب کوئی شخص، کوئی کام، کوئی مشغلہ اور کوئی سرگرمی آپ کے نمبرون کاموں اور ضرورتوں کے راستے میں حائل ہو تو جان لیں کہ وہ آپ کا وقت ضائع کر رہا ہے۔

❁ جائزہ لیجئے کہ آپ اپنا کتنا وقت غیر ضروری سرگرمیوں میں گزارتے ہیں جنہیں آپ اپنے لئے اہم نہیں سمجھتے۔

❁ آپ جو کام آج نہیں کرتے اُسے ''کل'' کرنے کے لئے دوگنا اور ''پرسوں'' کرتے ہوئے تین گنا زیادہ وقت صلاحیت اور قوت کی ضرورت ہوگی۔

❁ جب دوسرے کا دل موہ لینے والا کام دیکھ کر لوگ کہتے ہیں کہ ''اس شخص نے بڑی محنت کی ہوگی'' تو دراصل اس بات کو نہیں سمجھ رہے ہوتے کہ یہ سخت محنت کا نتیجہ نہیں بلکہ محض ہر روز ایک ہی وقت پر اس کام کو باقاعدگی سے کچھ عرصہ کرنے سے وہ موجودہ مہارت کے زینے پر پہنچا ہے۔

❁ Quiet Time ایسا وقفہ ہے جس میں آپ تنہائی میں پرسکون انداز میں بغیر کسی کی مداخلت اور رکاوٹ کے اپنا کوئی اہم کام مکمل کرتے ہیں۔

❁ آپ روزانہ ایک گھنٹہ Quiet Time کے لئے منتخب کریں یہ آپ کی اپنے ساتھ Appiontment ہے۔

❁ Quiet Time میں اپنی خامیوں پر خاموشی سے سوچ بچار کریں۔

❁ جب کاموں کا بوجھ آپ کو بری طرح الجھا دے تو ایسے میں (Things to do) فہرست آپ کو اہم ترین ترجیحات پر فوکس رکھنے میں مدد دے گی۔

❁ کام کو ''آج'' سے کرنے کی عادت ڈالیں۔ اگر طے کر لیں کہ یہ کام میرے لئے ضروری ہے تو اس کے آغاز کے لئے موزوں وقت کے انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے نہ رہیں بلکہ کوئی چھوٹے سے چھوٹا قدم اسی وقت اٹھالیں۔

❁ چونکہ وقت ایک انتہائی نایاب اور قیمتی سرمایہ ہے اس لئے کچھ چوروں اور لٹیروں کی ہر وقت آپ کے قیمتی سرمائے پر نظر رہتی ہے۔ ان سے اپنے سرمائے کو محفوظ رکھیں۔

❁ ادھورا چھوڑا ہوا کام آپ کی توانائیوں کا دشمن ہے۔ اس کے بارہ میں سوچنے سے خون کھولتا ہے اور چہرے پر مُردنی چھا جاتی ہے۔

❁ ادھورے کام کو مکمل کرنے میں اتنی توانائی خرچ ہوتی ہے۔ جتنی کہ آپ اسے نہ کرنے میں خرچ کرتے ہیں اور یہ کام مستقل آپ کی توانائیوں کو چوستا رہا ہے۔

❁ لوگوں کی اکثریت کے خیال میں ان کا دشمن وقت ہے کیونکہ یہ ہمیشہ کم پڑ جاتا ہے، ناکافی ہوتا ہے اور کبھی تو سرے سے دستیاب ہی نہیں ہوتا حالانکہ ان کی اصل دشمن غلط ترجیحات ہیں۔

❁ ٹی وی دیکھنے میں بندہ ریلیکس ہو جاتا ہے۔ تفریح کی خاطر ایک گھنٹہ ٹی وی دیکھنے سے ہفتے ہیں سات گھنٹے ٹی وی کی نذر ہوتے ہیں اگر ہفتے میں سات گھنٹے کوئی کتاب لکھنے پر صرف کئے جائیں تو چھ ماہ میں ایک کتاب مکمل کی جاسکتی ہے یہ صرف ایک گھنٹہ ہے باقی مصروفیات میں سے ترجیحات کے صحیح انتخاب کے بعد ہم کیا کچھ کر سکیں گے، اس کی کوئی حد نہیں انتخاب میں بہرحال ہم آزاد ہیں۔

❁ کامیابی کی راہ آپ کے سامنے بانہیں کھولے موجود ہے۔ ہمت کیجئے اور اپنے خوابوں میں حقیقت کا رنگ بھرنے کے لئے ابھی پہلا قدم اٹھا لیجئے۔

❁ وقت کی سرمایہ کاری کرنے والے اپنے وقت کو بامقصد اور اہم سرگرمیوں میں گزارتے ہیں اور اپنی توانائیوں، صلاحیتوں اور وقت سے دوررس فوائد حاصل کرتے ہیں۔

❁ کبھی کبھی مشینی گھڑیوں سے زیادہ اندرونی گھڑیال صحیح وقت بتاتا ہے یہ ہماری شخصیت، تجربات اور ماحول کی توانائی سے چلتا ہے۔

❁ آپ وقت کو ایسی مضبوط نکیل ڈال سکتے ہیں کہ اس کا رخ صرف اور صرف آپ کی ترجیحات کی طرف رہے۔

❁ پرائم ٹائم کاروباری زبان میں وہ وقت ہے جب بازار تیز ہوتا ہے جبکہ اس کے بعد مندا ہی مندا ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے چند واقعات

تاریخ عالم پر نظر دوڑانے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہمیشہ وہی اقوام اور وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنے وقت کے پابند ہوتے ہیں کہ لوگ ان کو دیکھ کر اپنی گھڑیاں درست کرتے ہیں ان کامیاب لوگوں میں سے ایک چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ہیں۔

خاکسار ان کو مثال کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اور آپ کی پابندی وقت اور وقت کی قدر کے چند واقعات پیش کرتا ہے۔

محترم سید یاور علی صاحب اقوام متحدہ میں پاکستان کے سابق مندوب کہا کرتے تھے کہ

''وقت کی پابندی ان کا ایسا اصول تھا کہ بلا مبالغہ چوہدری صاحب کو دیکھ کر لوگ اپنی گھڑیاں درست کر لیا کرتے تھے۔''

(ماہنامہ انصاراللہ، سر ظفر اللہ خان نمبر، صفحہ 37)

آپ حضرت چوہدری صاحب کی اس خوبی کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

''چوہدری صاحب کی زندگی میں وقت کی پابندی کا عنصر بڑا حیران کن تھا۔ ان کا زندگی گزارنے کا طریق بڑا نپا تلا اور طے تھا۔ دو باتیں ان کی زندگی میں بہت اہم تھیں، وقت اور دولت کی صحیح تقسیم۔ وہ اپنا وقت اس طرح تقسیم کرتے تھے کہ ان کا وقت ان کے اپنے لئے بہت کم ہوتا تھا۔ یوں کہئے کہ ان کے پاس دوسروں کے لئے وقت، ہر وقت نکل آتا تھا۔ جتنے بھی عظیم آدمی ہیں ان کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ اپنے وقت کی منصوبہ بندی بڑی احتیاط سے کرتے تھے اور وہ ایک دن میں عام آدمی کی نسبت بہت سے کام زیادہ کر سکتے تھے۔''

(ماہنامہ انصاراللہ، سر ظفر اللہ خان نمبر، صفحہ 37)

ایک دفعہ آپ کو جسٹس انوار الحق صاحب سے لندن میں ملنا تھا۔ پونے آٹھ بجے کا وقت مقرر تھا۔ آپ کو چوہدری انور کاہلوں صاحب نے لے کر جانا تھا آپ نے سات بجے ہی چوہدری انور کاہلوں صاحب کو یاددہانی کروانا شروع کر دی اور جب ذرا تاخیر کا اندیشہ ہونے لگا تو آپ نے چوہدری صاحب موصوف کو مخاطب ہو کر کہا وقت کی پابندی کے متعلق میری عمر بھر کی روایات تم مجھے لیٹ کروا کر توڑ دو گے۔ جناب جسٹس انوار الحق صاحب یہ واقعہ درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ

''بظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات تھی لیکن اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو منظّم کیا ہوا تھا۔''

(ماہنامہ انصاراللہ، سر ظفر اللہ خان نمبر، صفحہ 97)

جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب (سابق چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ) نے ایک انٹرویو میں بیان کیا کہ

''چوہدری صاحب دفتر میں سب سے پہلے پہنچتے تھے۔ اگر میٹنگ نو بجے رکھی ہوتی تو نو بجے سے ایک منٹ قبل ہی وہ مقررہ جگہ پر پہنچ جاتے۔''

(ماہنامہ انصاراللہ، سر ظفر اللہ خان نمبر، صفحہ 93)

اللہ تعالیٰ ہمیں وقت کی اہمیت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مصلح موعود نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اپنی اس عمر کو اک نعمت عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع وہ پاک وجود ہیں جو اپنی مختصر سی زندگی میں صدیوں کے کام کر گئے۔ آپ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:۔

وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو
ملگجی ہو رہی ہے شام چلو

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ ''اور سعادت مند وہ ہے کہ جس نے وقت پایا اور پھر اُسے غفلت میں ضائع نہ کیا۔''

(اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ نمبر 73)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے وقت کو بہترین طور پر صرف کرنے والے بنائے اور ہمیں اپنے وقت کو بھرپور طور پر استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خبر لو وقت کی اپنی خبر لو
اڑا جاتا ہے جو کرنا ہے کرلو

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر رامیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

مکرم مقبول احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ وفات پاگئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہمارے واقف زندگی بھائی مکرم مقبول احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب مرحوم سابق کاتب روزنامہ الفضل دارالنصر غربی حبیب ربوہ مورخہ 25جولائی 2012ء کو بعمر 39 سال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پاگئے۔ آپ معدہ اور آنتوں کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ چند ہفتے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہے۔

مکرم مقبول احمد ظفر صاحب کی نماز جنازہ مورخہ 26جولائی 2012ء کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں صبح 10 بجے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے پڑھائی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔

آپ کے خاندان میں احمدیت کا آغاز آپ کے پڑدادا محترم مولوی عمر دین صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے بذریعہ خط حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت کی۔ مرحوم 10 فروری 1973ء کو آبائی گاؤں کوٹ محمد یار ضلع چنیوٹ میں پیدا ہوئے۔ 1990ء میں ربوہ میں میٹرک پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور 1997ء میں میدان عمل میں قدم رکھا۔ آپ ذہین وفہیم طلباء میں شمار ہوتے تھے۔ دینی تعلیم کے ساتھ بی۔اے تک تعلیم بھی حاصل کی۔

بطور مربی سلسلہ آپ کو جن شعبہ جات میں خدمت دین کی توفیق ملی اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ تخصص عربی کے دوران ہی جامعہ احمدیہ میں تدریس کا موقع ملا۔ ایک سال نظارت اشاعت میں کام کیا اور پھر دوبارہ جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن میں بطور استاد خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو عربی پڑھنے اور پڑھانے میں مہارت حاصل تھی۔ 2007ء میں عربی میں مزید تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آپ کو شام بھجوایا گیا۔ جہاں حصول علم کے بعد فروری 2010ء کو واپس پاکستان آگئے۔ پاکستان آنے کے بعد تا وقت وفات نظارت اصلاح مرکزیہ میں خدمت سلسلہ کی توفیق پارہے تھے۔ مرحوم کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتب التبلیغ اور استفتاء کی باترجمہ اشاعت کے موقع پر بنائی جانے والی کمیٹی میں حضور انور نے ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مربی صاحب موصوف کی شرکت منظور فرمائی۔ علاوہ ازیں آپ کو بطور زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ دارالشکر اور نائب مہتمم اصلاح وارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ نیز خدمت انسانیت کی غرض سے بطور ہومیو ڈاکٹر کلینک بیت صادق دارالعلوم غربی میں 1997ء سے 2005ء تک خدمات بجالاتے رہے۔

مرحوم خوش اخلاق، خوش مزاج اور ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے، نرم دل، نرم گفتار اور مخلوق خدا کے ہمدرد تھے۔ مریضوں کے ساتھ بہت محبت وشفقت سے پیش آتے تھے۔ آپ کے گھر پر بھی دوائی لینے مریضوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ مگر آپ ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ مریضوں کی بے لوث خدمت کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔

مرحوم نے بڑی وفاداری کے ساتھ اپنے وقف کو نبھایا۔ نظام جماعت کے ساتھ اخلاص ووفا میں بڑھے ہوئے تھے۔ مرحوم بڑے علم دوست انسان تھے۔ آپ کو مطالعہ کتب اور مضامین لکھنے کا بہت شوق تھا۔ روزنامہ الفضل کا باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کرتے تھے۔ وقتاً فوقتاً الفضل میں آپ کے مضامین بھی شائع ہوتے رہے۔ آپ کے مضامین تحقیق سے پُر اور مکمل حوالہ جات کے ساتھ ہوتے تھے جس کا پڑھنے والے کو بہت فائدہ ہوتا۔ مرحوم متقی، پرہیزگار، نمازوں کے پابند اور تہجد گزار تھے۔

مکرم مقبول احمد ظفر صاحب کی شادی مارچ 1999ء میں محترمہ رخسانہ مقبول صاحبہ بنت مکرم سردار احمد شاہد صاحب سابق کارکن دارالضیافت کے ساتھ ہوئی۔ مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 2بیٹے اور 4بیٹیاں ہیں۔ سب سے بڑی بیٹی کی عمر 13سال ہے۔ دیگر لواحقین میں بوڑھی والدہ، ایک بھائی مکرم معروف احمد صاحب استاد ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ اور پانچ بہنیں مکرمہ خالدہ مبشرہ صاحبہ اہلیہ مکرم کریم الدین شمس صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ، مکرمہ مبارکہ نیرہ صاحبہ اہلیہ مکرم فضل احمد صاحب کارکن جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن، مکرمہ ھبۃ الودود صاحبہ اہلیہ مکرم افتخار احمد صاحب ربوہ، مکرمہ طاہرہ جبین صاحبہ اور مکرمہ بسمہ منظور صاحبہ شامل ہیں۔

مورخہ 27جولائی 2012ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحوم کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور آپ کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تبدیلی نام

محترمہ شبانہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب ساکن 23/6 دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میں نے اپنا نام شاہدہ پروین سے تبدیل کر کے شبانہ محمود رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ شکریہ

درخواست دعا

مکرم ندیم خالد ملک صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی کمر میں شدید درد رہتا ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد افضل بیگ صاحب سٹیٹ لائف ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ٹھیکہ ٹک شاپ وسائیکل سٹینڈ

نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم بوائز اور نصرت جہاں انٹر کالج کی علیحدہ علیحدہ ٹک شاپ ہیں۔ ان دونوں کو ایک سال کیلئے الگ الگ ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔ ایسے احباب کرام جو تعلیمی اداروں میں ٹک شاپ کا تجربہ رکھتے ہوں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مورخہ 16راگست 2012ء تک صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ ادارہ ہذا کو بھجوائیں۔ شرائط ٹھیکہ دفتر میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم بوائز ونصرت جہاں انٹر کالج کے سائیکل سٹینڈ کو ایک سال کیلئے ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔ ایسے احباب کرام جو تعلیمی اداروں میں سائیکل سٹینڈ کا تجربہ رکھتے ہوں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مورخہ 16راگست 2012ء تک صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ ادارہ ہذا کو بھجوائیں شرائط ٹھیکہ دفتر میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم)

درخواست دعا

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب نگران تعمیرات وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ایک بھائی مکرم احمد سعید اختر صاحب ریٹائرڈ ایس ڈی او واپڈا ٹاؤن لاہور جو چند دن سے علاج کیلئے اپنے بیٹے مکرم میجر احمد نعیم اختر صاحب کے پاس راولپنڈی میں مقیم ہیں۔ جگر کے سکڑنے اور معدے کی خرابی کے امراض میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور خدمت دین کیلئے درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین

مکرم نذیر احمد خادم صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن دارالعلوم غربی سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی محترم چوہدری مسعود احمد چٹھہ صاحب کا 18جولائی 2012ء کو دل کا کامیاب آپریشن ہوگیا ہے۔ بھائی صاحب موصوف اب واپس گھر آگئے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل شفاء اور ہر پیچیدگی سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کے تایا زاد بھائی مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک 185/7-R ضلع بہاولنگر کا 24جولائی 2012ء کو کینیڈا میں برین ہیمبرج ہوا۔ اور آپریشن ہوا ہے۔ حالت تشویشناک ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں عاجل وکامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ آنسہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکبر صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میرے چچا زاد بھائی مکرم راشد احمد صاحب مقیم لندن دس دن سے بیہوشی کی حالت میں ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اور جلد صحت یابی کے آثار ظاہر فرمائے اور اپنا فضل فرمائے۔ آمین

مکرم خالد محمود ملک صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو بے حد کمزوری ہوگئی ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ شاہدہ اشفاق صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب سابق صدر حلقہ سبزہ زار ملتان روڈ لاہور جوڑوں کی تکالیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

عطیہ خون۔ خدمت خلق

خبریں

ڈاکٹر عبدالکلام اکیڈمی کے 7 سو سے زائد طلباء کو اسرائیلی و امریکی نیوکلیئر سائنس میں ملازمتیں مل گئیں

بھارتی ایٹم بم اور میزائل ٹیکنالوجی کے بانی اور سابق صدر بھارت ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام اکیڈمی کے سات سو سے زائد طلبہ کو امریکہ اور اسرائیل کی نیوکلیئر سائنس میں دس برسوں کے معاہدے کے تحت ملازمتیں مل گئیں۔ امریکہ اور اسرائیل کے سائنسی ریسرچ اداروں نے نئی دہلی میں کلام اکیڈمی کے فارغ سائنسی طلبہ جن کی تعداد سات سو کے لگ بھگ ہے الگ الگ مقامات پر انٹرویو کئے ہیں بتایا گیا ہے امریکہ کی جوہری توانائی کے شعبہ میں 340 طلبہ سائنسی امور پر ریسرچ کریں گے جبکہ اسرائیل جانے والے 360 طلبہ اسرائیل کے جوہری ریسرچ سنٹر میں زہریلے مواد سے تیار ہونے والے چھوٹے بموں پر تحقیقی کام کریں گے۔

مانچسٹر کی آبادی میں 10 برسوں میں تقریباً 20 فیصد اضافہ

مانچسٹر کی آبادی میں گزشتہ 10 برسوں میں تقریباً 20 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس بات کا انکشاف شماریات کی جانب سے کیا گیا ہے۔ 2001ء سے قومی آبادی میں ہونے والے 7 فیصد اضافے کے مقابلے میں اس شہر میں تقریباً 3 گنا زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ دفتر شماریات کے مطابق ریکارڈ رکھے جانے کے آغاز کے بعد کسی بھی دورانیے میں دیکھا جانے والا یہ سب سے بڑا اضافہ ہے۔ مانچسٹر میں 503,100 لوگ تھے اور 2001ء اور 2011ء کے درمیان 80,400 اضافہ ہوا ہے۔ نیوہام اور ٹاور ہیم لٹس کے بعد انگلینڈ اور ویلز میں یہ تیسرا بڑا اضافہ ہے۔ گزشتہ سال 27 مارچ کو خانہ شماری کے دن انگلینڈ اور ویلز میں 56.1 ملین لوگ آباد تھے جبکہ 2001ء سے 3.7 ملین کا اضافہ ہوا ہے جبکہ اس وقت 52.4 ملین آبادی تھی۔ ایک سال قبل ظاہر کئے گئے اندازوں کے برعکس مجموعی آبادی کے اعداد تقریباً آدھے ملین زیادہ ہیں۔

ربوہ میں بجلی

رمضان میں ربوہ میں بجلی کی لوڈشیڈنگ کم ہونے کی بجائے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ منہ دکھائی کیلئے آتی ہے۔ اور اس میں بھی کئی دفعہ جھپاکے سے رخصت ہو جاتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں سحر و افطار 30 جولائی

انتہائے سحر	**3:50**
طلوع آفتاب	5:20
زوال آفتاب	12:15
وقت افطار	**7:09**

درخواست دعا

مکرم رحیم الافضل صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چچا مکرم عبدالسلام عارف صاحب (سابق کارکن دفتر تشخیص جائیداد) ولد مکرم غلام حسین صاحب طاہر آباد ربوہ کا 26 جولائی 2012ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن کے ذریعہ پیٹ میں موجود متعدد رسولیوں کو نکال کر لاہور ٹیسٹ کروانے کیلئے بھیجا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے نیز اپنا فضل فرماتے ہوئے انہیں ہر قسم کی پیچیدگی سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں اور ماؤں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

Tayyab Ahmad
Express Center Incharge
0321-4738874
First Flight Express (Regd.)
INTERNATIONAL COURIERS & CARGO SERVICES
DHL VIA DUBAI
Lahore:
Al-Riaz Nursery D-Block Faisal Town
Main Peco Road Lahore.Pakistan
PH:0092 42 35167717, 37038097
Fax:0092 42 35167717
35175887

FR-10